شذرات

محکمۂ اوقاف کی طرف سے اولیاء اللہ کے مقابر اور مزارات کی حفاظت اور دیکھ بھال اور درگاہوں کا انتظام ہاتھ میں لینا ایک مستحسن اقدام ہے پہلے ان درگاہوں اور مزارات کی جو آمدنی ہوتی تھی وہ ذاتی مصارف میں خرچ ہوتی تھی، اب اس کو عوام کی بہبود، غریب لوگوں کی اولاد کو تعلیمی وظائف اور اس قسم کے دوسرے رفاہی کاموں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ سندھ میں سیوھن کے اندر قلندر شہباز کی درگاہ سے سالانہ کافی رقم کی آمدنی ہوتی ہے محکمۂ اوقاف سندھ نے سیوھن میں کئی رفاہی اسکیمیں بنائیں۔ اس آمدنی سے زائرین کے لیے مسافرخانے تعمیر کرائے، شہر کی شاہراہوں کو بڑھایا اور دادو ضلع کے غریب طلبہ کو تعلیمی وظائف دیئے۔ وغیرہ۔ محکمۂ اوقاف کا یہ کارنامہ ایک نہایت ہی قابلِ تعریف کارنامہ ہے اس کے ساتھ ہی اگر اولیاء اللہ کے تبلیغی کارناموں اور امت کی اصلاح کے لیے ان کی مساعی سے، بزرگوں کے سالانہ عرس پر آنے والے زائرین کو واقف کیا جائے تو یہ لاکھوں عوام کی رشد و ہدایت کا سبب بن سکتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ان اولیاء اللہ کے مزارات پر اسلام کی صحیح تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے شرک اور بدعت کا بڑا زور ہوتا ہے، حالانکہ اولیاء اللہ کی تعلیم کا سب سے اعلیٰ مقصد بھٹکے ہوئے انسانوں کو شرک اور بدعت سے پاک کر کے توحید اور عبادتِ الٰہی کے زیور سے آراستہ کرنا ہے۔ اولیاء اللہ اصل میں انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث اور جانشین ہوتے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث اور

جانشین ہوتے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا اصل مقصد، توحید کو رائج کرنا تھا اور توحید نیکی اور برّ کی اساس ہے، جس کی بدولت انسان حسنات سے آراستہ ہو کر برائیوں سے بچتا ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں: "توحید، برّ اور نیکی کی اصل اصول اور عمدہ قسم ہے، اس لیے کہ رب العالمین کے حضور میں "اخبات" یعنی عجز و انکساری اس توحید پر موقوف ہے اور یہی اکتساب سعادت کا عظیم ترین خلق ہے۔ ایک روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا: "جو شخص مرجائے اور اس حالت میں مرجائے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کیا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" اور آپؐ نے ایک قدسی حدیث میں فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: "جو شخص مجھ سے ملے اور رُوئے زمین کے برابر گناہ لے کر آئے لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کیا ہے تو میں اس سے اس حالت میں ملوں گا کہ اس کے برابر اس کی مغفرت و بخشش کروں گا۔"

توحید صرف اللہ کو ایک سمجھنے کا نام نہیں ہے، شاہ ولی اللہ صاحب کی تحقیق میں اس کے کئی درجے ہیں۔ ویسے تو مشرکین بھی اس بارے میں مسلمانوں کے ساتھ رہے ہیں کہ امور عظیمہ کی تدبیر و انصرام اور قطعی فیصلہ کن حکم کا منصب صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے دُوسرے کسی کو اس کا حق نہیں، لیکن دیگر تمام اُمور میں وہ مسلمانوں سے متفق نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ نیک بندوں نے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادتیں کیں اور انھوں نے اس کی ذات سے کامل تقرب حاصل کرلیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو الوہیت کا درجہ عطا فرمادیا ہے اور اس لیے وہ اس کے مستحق ہیں کہ دوسری مخلوق ان کی پرستش کرے۔ ان چیزوں کو دیکھ کر مشرکوں نے ان بزرگوں کے نام پر پتھر تراشے تاکہ جب یہ لوگ ان بزرگوں کی طرف متوجہ ہوں تو ان اصنام کو اپنا قبلہ بنائیں، ان لوگوں کے بعد دُوسرے لوگ آئے جو اس حقیقت کو سمجھ نہ سکے اور ان اصنام میں اور جن بزرگوں کی صورتیں تراش کر یہ اصنام تیار کیے گئے کوئی فرق نہ سمجھا اور بعینہٖ ان اصنام کو اپنا معبود سمجھ لیا۔ اسی بناء پر کبھی تنبیہ کر کے بندوں کو آگاہ کیا گیا کہ حکم اور مُلک تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے لیے مخصوص

ہے اور وہی مختارِ کُل ہے اور کبھو، اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ یہ اصنام صرف جمادات ہیں۔

محکمۂ اوقاف سندھ نے اس دینی ضرورت کو محسوس کر کے یہ پروگرام بنایا ہے کہ سندھ کے مشہور و معروف اولیاء اللہ کے حالاتِ زندگی، ان کے پیغام اور تبلیغی کارناموں سے زائرین کو مطلع کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کی جائیں تاکہ ان بزرگوں کے کارنامے ان کے لیے رشد و ہدایت کا کام دیں اور عوام مشرکانہ رسومات سے بچ جائیں۔

سندھ میں اولیاء اللہ نے عظیم تبلیغی مساعی فرمائی تھیں۔ ماضی بعید کو چھوڑ کر اگر ہم ماضی قریب کو دیکھتے ہیں تو مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سکھر سندھ نے ہزاروں غیر مسلموں کو توحید کی نعمت سے مالا مال کیا۔ حضرت مولانا تاج محمود صاحب امروٹی حال ہی میں گزرے ہیں، آپ نے سات ہزار سے زائد غیر مسلموں کو اپنی روحانیت اور تبلیغ کی بدولت مسلمان بنایا تھا، ایسے بزرگانِ دین کی پاک زندگی اور تبلیغی مساعی سے اگر عوام کو مطلع کیا جائے تو یہ ان کے لیے باعث رشد و ہدایت ہوگا۔

محکمۂ اوقاف سندھ کی طرف سے علمی، اسلامی اور تاریخ و تذکرہ کی کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، سب سے پہلے حضرت مخدوم عثمان قلندر سیوھانی کی زندگی اور پیغام پر سندھی میں ایک بسیط کتاب چھپ چکی ہے۔ اور اب اردو میں اسی موضوع پر دوسری ضخیم کتاب لکھائی گئی ہے، جس کے متعلق محکمہ کی طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس سال قلندر شہباز کے عرس کے موقعہ پر اس کو شائع کیا جائے۔ اس کتاب پر نظرِ ثانی اور تصحیح کا کام سندھ کے مشہور ادیب اور عالم پروفیسر محبوب علی صاحب چنہ کو سپرد کیا گیا ہے اور جیسے ہی اس کی تصحیح ہو جائے گی تو طباعت کے لیے بھیجا جائے گا۔